سوال

(08)گنے میں عشر کا نصاب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اب اس مقام پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عشر کس چیز کے اعتبار سے نکالیں۔ گڑ کا وزن معتبر ہے یا گنا کا اس لئے میں ایک استفتاء مرتب کرکے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبیداللہ صاحب کی خدمت میں بھیجا سوال یہ ہے کہ:

ہمارے اطراف میں گنا شوگر فیکٹریوں میں فروخت کردینے کا رواج ہے تو عشر کے لئے خود گنا میں نصاب ہے یا اس کے گڑ و شکر میں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

گنے میں وہی نصاب ہے جو اور غلہ جات گیہوں جو دھان مٹڑ چنے مسور ماش مونگ کا ہے البتہ میرے نزدیک گنے نصاب گڑ یا راب کے اعتبار سے معین کرنا راجح ہے۔ جس طرح (ما أخرجنا من الارض) رطب اور عنب ہے تمریة وزبیبة بعد میں عارضی ہوتی ہے مع ہذا نصاب میں اسی حالت ثانیہ کا اعتبار ہے نہ حالت اولیٰ کا اس طرح (ما أخرجنا من الارض) گنا ہے اور قندیت اور شکریت فعل عبد سے اس میں حادث ہوتی ہے۔ پس یہاں بھی نصاب کے اعتبار میں اس کی حالت ثانیہ کا لحاظ ہونا چاہیئے نام و شکل کا فرق مؤثر نہیں ہونا چاہیئے اگر آپ کے اطراف میں گنا بارانی نہیں ہے بلکہ کنویں وغیرہ سے سیراب کرنے سے تیار ہوتا ہے اور پھر شوگر فیکٹریوں میں فروخت کردیا جاتا ہے اور خود گڑ یا راب نہیں بنایا جاتا ہے تو اس کا نصف عشر اس طرح نکال دیا جائے کہ گنے کی جتنی مقدار سے پختہ ساڑھے اکیس من گڑ یا راب تیار ہوسکتی ہے اتنی مقدار کا بیسواں حصہ قبل فروخت کرنے کے مصارف زکوۃ صرف کردیا جائے یا فروخت کرکے اس کے بیسویں حصہ کی قیمت ادا کی جائے دونوں جائز ہے دوسری صورت کے حق میں بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

نوٹ: اس فتویٰ پر علماء ہند و پنجاب و علماء پاکستان کے فتاویٰ اور ان کے دستخط ثبت ہیں۔

تخمینہ واندازہ:

اس فتویٰ میں اندازہ لگانے کا جو ذکر ہوا اس کے متعلق میں خاص طور پر کیمسٹ افسران سے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ ہر پختہ سو من گنا میں دس من گڑ تیار ہوتا ہے اور بارہ من پختہ راب اور کین ڈیپارٹمنٹ کے اسی ڈی او انسپکٹر صاحب سے ملنے پر معلوم ہوا کہ صوبہ یوپی میں اگر کولہو عمدہ بیل مضبوط اور قوی ہوں توان کے ذریعہ اچھی طرح رس نکالنے پر بھی سو من گنا دس سے زائد گڑ نہیں ہوسکتا۔

خلاصہ کلام

پس تحقیق بالا کے مطابق ظاہر ہے کہ پختہ ساڑھے اکیس من گڑپختہ دوسوپندرہ من گنا میں تیار ہوتا ہے جس کا بیسواں حصہ ایک تین سیر پختہ گڑ ہوا اور پختہ ساڑھے اکیس من راب پختہ پونے دوسومن گنا تیا ہوتا ہے بس ادنی نثاب پونے دوسومن گنا ہے اس پر عشر یعنی بیسواں حصہ نکالنا واجب ہے اب خواہ گڑ اور راب کو عشر میں نکالئے یا اس کی قیمت کو حساب سے معاملہ یکساں ہوجاتا ہے اموال زکوۃ میں دونوں صورتیں صحیح ہیں البتہ مصارف کے حق میں قیمت کی ادائیگی بہتر ہے ۔

ایک ضروری انتباہ

عام طور سے سونا چاندی میں زکوۃ کا اور چوپایہ میں صدقہ اور پھلوں اور غلوں میں عشر کا اطلاق ہوگیا ہے حالانکہ رسول اکرم ﷺ نے ان سب چیزوں میں مقدار واجب نکالنے کو زکوۃ سے بھی تعبیر فرمایا ہے ۔

امام بیہقی لکھتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا : مامن رجل یموت ویترک عنها غنما اَواَبلا وبقرلم یؤدزکاتها اِلاجاء تها اَعظم مایکون (فسمی الواجب فی الماشیة زکاة)

یعنی جو شخص گائے اونٹ بکری کا زکوۃ نہ دے گا تو یہ جانور دن قیامت میں اور موٹی تازی ہو کر اس آدمی کو روندے گی اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے جانوروں میں واجب مقدار کے نکالنے کا نام زکوۃ رکھا اسی طرح پھلوں کے متعلق آں حضرت نے فرمایا کہ انگور کی زکوۃ میں منقی اور تازہ کھجور کی زکوۃ میں خشک نکالے جائیں گے ۔ امام بیہقی لکھتے ہیں : فسمی العشر فی الکرم والنخل زکاۃ پس پھلوں میں مقدار واجب یعنی عشر کو آنحضرت ﷺ نے زکوۃ سے تعبیر فرمایا ۔ (سنن کبری بیہقی 7/5)

پس جو لوگ زکوۃ کے بارہ میں آئی ہوئی وعیدوں کو سن کر صرف چاندی سونا اور روپیہ کے زکاۃ کو زیادہ اہم سمجھتے ہیں اور عشر وصدقہ کو معمولی سمجھ کر تساہلی اور غفلت کرتے ہیں انک اس حدیث کی روشنی میں اچھی طرح معلوم کرلینا چاہئے کہ پھلوں اور غلوں کے اند عائد شدہ مقدار واجب نکالنے کا نام بھی زکوۃ ہے البتہ اس کا دوسرا نام عشر اس پر غالب آگیا ہے ورنہ دار اصل یہ بھی زکاۃ الارض وزکاۃ الثاری ہی بہر حال عشر یا بلفظ دیگر زکاۃ کا غلہ ادا کرنا روپیہ وغیرہ کی زکوۃ کی طرح فرض عین ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب الزکاۃ

صفحہ نمبر 44

محدث فتویٰ